



جنت اور دوزخ نہ باہم بحث ومباحثہ کیا دوزخ نہ کہ: میں سرکش و متکبر اور جابر وظالم لوگوں کے لیے مخصوص کردی گئی ہوں جنت نہ کہ: مجھے کیا ہوا کہ میرے اندر صرف کمزور، حقیر و کمتر اور بھولے بھالے (ساد لوح) لوگ داخل ہوں گے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: ”جنت اور دوزخ نہ باہم بحث ومباحثہ کیا دوزخ نہ کہ: میں سرکش و متکبر اور جابر وظالم لوگوں کے لیے مخصوص کردی گئی ہوں جنت نہ کہ: مجھے کیا ہوا کہ میرے اندر صرف کمزور، حقیر و کمتر اور بھولے بھالے (ساد لوح) لوگ داخل ہوں گے؟ اللہ تعالیٰ نہ جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے، میں تیرے ذریعے سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور دوزخ سے کہ: تو میرا عذاب ہے میں تیرے ذریعے سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا عذاب دوں گا اور تم دونوں میں سے ہر ایک کے لیے اس بھر دینے والی مقدار ہے دوزخ تو اس وقت تک نہیں بھرے گی جب تک اللہ رب العزت اپنا پیر نہیں رکھے گا تو وہ پکار اٹھے گی کہ بس، بس، بس چنانچہ اس وقت وہ بھر جائے گی اور اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ سے سمٹ کر مل جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا رہا جنت کا معاملہ تو اس کے (بہر نہ کہ) لیے اللہ تعالیٰ ایک (نئی) مخلوق پیدا فرمائے گا“

[صحیح] [متفق علیہ]

جہنم نہ جنت پر فخر کیا کہ وہ ان سرکشوں، متکبروں اور مجرموں سے اللہ کے انتقام کی جگہ ہے جنہوں نے اللہ کی نافرمانی کی اور اس کے رسولوں کو جھٹلایا البتہ جنت نہ شکوہ کیا کہ اس میں تو زیادہ تر کمزور، فقیر اور مسکین لوگ ہی داخل ہوں گے بلکہ وہ اللہ کے سامنے فروتنی کا اظہار کرنے والے اور اس کی فرماں برداری کرنے والے ہوں گے بات جنت اور جہنم نہ حقیقت میں کہی تھی، بایں طور کہ اللہ نہ ان میں شعور و تمیز اور عقل پیدا فرما دی اور انہیں بولنے کی طاقت دے دی اور اللہ کو کوئی شے عاجز نہیں کر سکتی اس پر اللہ تعالیٰ نہ جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے میں تیرے ذریعے سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور دوزخ سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے میں تیرے ذریعے سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا عذاب دوں گا یہ تھا وہ فیصلہ جو اللہ نے ان دونوں کے مابین کیا یعنی اللہ تعالیٰ نہ جنت کو اس لیے پیدا فرمایا تاکہ اپنے بندوں میں سے جس پر نوازش کرتے ہوئے اس کا اہل بنا دے اور اس میں داخل کر کے اس پر رحم فرمائے جب کہ دوزخ کو ان لوگوں کے لیے پیدا فرمایا جو اس کی نافرمانی کے مرتکب ہوتے ہیں اور اس کا اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اس کے ذریعے اللہ انہیں عذاب دے گا یہ سب اللہ کی ملکیت ہے، وہ جس طرح چاہے اس میں تصرف کرنا ہے وہ اپنے کاموں کے لیے (کسی کے آگے) جواب دہ نہیں اور سب (اس کے آگے) جواب دہ ہیں تاہم جہنم میں صرف وہی جائے گا جو اپنے عمل کی وجہ سے اس کا مستحق ٹھہرے گا پھر فرمایا: ”اور تم دونوں میں سے ہر ایک کے لیے اس بھر دینے والی مقدار ہے“ یہ اللہ تعالیٰ کا ان دونوں سے وعدہ ہے کہ وہ انہیں ان لوگوں سے بھر دے گا جو ان میں رہیں گے دوزخ کی طرف سے تو واضح مطالبہ ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلأتِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ** ”جس دن ہم جہنم سے پوچھیں گے کہ کیا تو بھر گئی ہے؟“ وہ جواب دے گی کہ کیا کچھ اور زیادہ بھی ہے؟“ اللہ تعالیٰ نہ قسم اٹھا رکھی ہے کہ وہ جہنم کو ضرور جنوں اور انسانوں سے بھر دے گا چنانچہ حساب کے بعد جنت و دوزخ، انسانوں اور جنات کے لیے جائے

سکونت ہو گی جو ایمان لایا اور اس نے صرف اللہ کی عبادت کی اور اس کے رسولوں کی اتباع کی تو اس کا جائزہ مقام جنت ہو گا اور جس نے نافرمانی، انکار اور تکبر کیا اس کا ٹھکانہ دوزخ ہو گا آپ نے فرمایا: دوزخ تو اس وقت تک نہیں بھرے گی جب تک اللہ رب العزت اپنا پیر نہیں رکھے گا تو وہ پکار اٹھے گی کہ بس، بس، بس، چنانچہ اس وقت وہ بھر جائے گی اور اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ سے سمٹ کر مل جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا تو جنہم اس وقت تک نہیں بھرے گی جب تک کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس پر اپنا قدم نہیں رکھے گا چنانچہ وہ سمٹ جائے گی اور اس کا حصہ ایک دوسرے سے مل جائیں گے اور وہ اپنے اندر موجود لوگوں پر تنگ ہو جائے گی اس طرح وہ بھر جائے گی اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ کے لئے بغیر تحریف و تعطیل اور بغیر تکیف و تمثیل کے پاؤں کو ثابت ماننا واجب ہے پھر آپ نے فرمایا: رہا جنت کا معاملہ تو اس کے (بہرہ کے) لئے اللہ تعالیٰ ایک (نئی) مخلوق پیدا فرمائے گا یعنی جنت اس وقت تک نہیں بھرے گی جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک دوسری مخلوق پیدا نہ فرما دے گا، جن سے وہ بھر جائے گی

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/8313>



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

